السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم جماعت بن کر جنگل کی طرف گے تو کیا ہمارے لیے نماز کرنا اور اسے جمع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

قاری

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس جگہ آپ گئےَ اگر وہ آپ کی قیام گاہ سے دور ہے تو آپ کا وہاں جانا سفر ہی سمجھا جائے گا۔ لہٰذا جمع اور قصر سے کوئی بات مانع نہیں۔ سفر میں قصر کرنا پوری نماز ادا کرنے سے افضل ہے۔ قصر یہ ہے ہ ظہر، عصر اور عشاء کی دو دو رکعتیں ادا کی جائیں۔ رہا جمع کرنے کا معاملہ تو یہ رخصت ہے اگر کوئی چاہے تو جمع کر لے اور چاہے تو نہ کرے۔ جمع یہ ہے کہ ظہر اور عصر اکٹھی ادا کر لی جاء ی اور مغرب اور عشاء اکٹھی کر لی جائے۔ جب مسافر مقیم ہو اور آرام سے ہو تو اس کے لیے جمع نہ کرنا افضل ہے کیونکہ نبی ﷺ حجتہ الوداع کے دروان جب تک منی میں اقامت پذیر رہے آپ نماز قصر تو کرتے رہے مگر جمع نہیں کی۔ آپ نے جمع صرف عرفہ اور مزدلفہ میں کی جبکہ اس کی ضرورت تھی اور جب مسافر کسی جگہ چار دن سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ رکھتا ہو گو اس کے لیے محتاط صورت یہی ہے کہ قصر نہ کرے بلکہ چار چار رکعت ادا کرے۔ اکثر اہل علم کا یہی قول ہے ہاں جب اقامت چار دن یا اس سے کم ہو تو قصر افضل ہے

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ